سوال ۱:- پیغمبر اسلام بحیثیت پیغمبر امن تفصیلاً لکھیں

Date:

جواب ۱:-

تعارف

وما ارسلنک الا رحمۃ للعلمین

ترجمہ:- "اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سراپا رحمت تھی. مذہب اسلام جس کا بنیادی مطلب و مقصد ہی سلامتی و امن ہے. نبی کریم ﷺ کی ذات اس کا عملی نمونہ تھے. نبوت کے بعد مکی دور ہو یا مدنی دور نبی کریم ﷺ کا ہر عمل سراپا محبت، امن اور سلامتی کا پیغام تھا. مکی زندگی میں ابوجہل ہو یا ابولہب ہو جن کی ایذا رسانی حد درجہ تھی مگر نبی کریم ﷺ کی زبان مبارک سے ان کے لیے تکلیف دہ کوئی جملہ نہ نکلتا. یہ دیکھ کر اپنے چچا حضرت حمزہ کو بھی ابوجہل کو مارنے پر یہی کہا کہ چچا ایسی باتوں سے مجھے خوشی نہیں دیتی سوائے اس بات کے کہ آپ اسلام قبول کر لیں.

ابولہب جس کی زبان درازی اس درجہ تھی کہ اس کا جواب قرآن حکیم میں آیا.

تبت یدا ابی لہب وتب.

ترجمہ:- ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ تباہ ہو.

تاہم نبی کریم ﷺ نے کبھی اس کو مارا پیٹا یا کوسا نہیں. کفار نے آپ ﷺ پر دوران نماز اوجھڑی ڈالی، گلے میں چادر ڈال کر اس زور سے کھینچا کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا

کبھی کفار پر حملہ آور نہیں ہوئے۔ اور ان کو مسلسل نصیحت
کرتے رہے۔

نبی کریم ﷺ کی ذات سے امن کو نسبت نبوت سے پہلے ہی ہو چکی تھی جب حجر اسود کے وقت تمام قبائل عرب میں جھگڑے کا خدشہ تھا تو آپ ﷺ نے کمال درجہ حوصلے سے اس جھگڑے کو ٹال دیا اور آپ ﷺ امن کے داعی ثابت ہوئے۔

پیغمبر امن، قرآن کی روشنی میں

(1) وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ۔ سورۃ الانبیاء - 107

ترجمہ:- اور ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔

(2) لَسْتَ عَلَيْهِم بِمُصَيْطِرٍ۔

ترجمہ:- تم ان پر سختی کرنے والے نہیں ہو۔

(3) وَمَا أَنتَ عَلَيْهِم بِجَبَّارٍ۔

ترجمہ:- اور تم ان پر جبر کرنے والے نہیں ہو۔

درج بالا آیات سے پوری طرح ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ذات پیغمبر امن بنا کر بھیجا نہ کہ جبر و طاقت کرنے والا۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کو مشرکین کے خلاف بددعا کے لیے کہا گیا

تو آپ ﷺ نے فرمایا۔

"مجھے لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں کیا گیا مجھے تو رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔"

پیغمبرِ امن مکی دور میں

نبوت پر مبعوث ہونے کے بعد مکی دور بنیادی طور پر دعوت و تبلیغ پر مشتمل تھا جو سراسر امن و سلامتی کا دور تھا۔ نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے جاں نثار صحابہ کرام رض نے کسی کو اُف تک نہ کہا۔ ابتدائی خفیہ تبلیغ کے بعد کوہِ صفا پر آپ ﷺ نے اعلانیہ تبلیغ کا آغاز کیا۔ جس کے بعد آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رض پر ایذا رسانیوں کا سلسلہ طویل جاری ہوا۔

صحابہ کرام رض میں اکثر غلام بھی شامل تھے یا ایسے لوگ جن کا تعلق بڑے قبائل سے نہ تھا۔ کفار نے ان کو زدوکوب کرنا اور برا بھلا کہنا شروع کیا۔ حضرت یاسر رض، حضرت سمیہ رض (والدین حضرت عمار رض) کو شہید کیا گیا۔ حضرت زنیرہ رض کو اندھا کیا گیا۔ حضرت بلال رض کی زبان پر کوئلہ رکھا گیا۔ خود نبی کریم ﷺ کے گلے میں چادر ڈال کر زور سے کھینچا گیا۔ پیروں پر اوجھڑی ڈالی گئی۔ شاعر، مجنون، کاہن جیسے نام ڈالے گئے۔ حضرت ابوبکر رض، حضرت سعد رض، حضرت ابو ایوب رض جیسے جید صحابہ رض کو بھی مارا پیٹا گیا۔ مگر یہ حالات تھے نہ تو اپنی منزل سے متزلزل ہوا۔ نہ ہی مکہ میں نقضِ امن کا مسئلہ بنا۔

مسلمانوں پر مزید تنگی ہوئی تو نبی کریم ﷺ نے ہجرت حبشہ کا حکم دیا۔ قریش اس پر راضی نہ ہوئے تو

Date:______

بھی مرعوب ہو گئے ۔

4) **فتح مکہ اور پیغمبرِ امن**

قریش مکہ کی عہد شکنی اور معاہدہ حدیبیہ کے ٹوٹنے پر حضورؐ نے
لشکر سمیت مکہ پر چڑھائی کی ۔ فتح مکہ پر امن کی خوشخبری لیکن جس سوچ میں وہ کسی نے بھی
حوالے میں نہیں رکھی ۔

ابو سفیان کے گھر کو دارِ امن کہا گیا ۔
جو اپنا دروازہ بند کرے اُس کو امان دی گئی ۔
جو ہتھیار نہ اٹھائے اس کو امان دی گئی ۔
عورتوں، بچوں کو امان تھی ۔
حرم میں پناہ لینے والوں کو امان تھی ۔

الغرض فتح مکہ بغیر کسی کشت و خون کے ہوا ۔ اور جب کفار مکہ جمع ہوئے اور حضورؐ نے
ان سے پوچھا کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں آج تم سے کیا کرنے والا ہوں؟ تو وہ کفار
جو حضورؐ کے جانی دشمن ہوا کرتے تھے ۔ "ہم آپؐ سے بھلائی کی توقع رکھتے ہیں
آپؐ ہمارے بڑے بھائی اور بڑے بھائی کے بیٹے ہیں" تو نبی کریمؐ نے فرمایا
میں آج تم سے وہی کہتا ہوں جو حضرت یوسفؑ نے اپنے بھائیوں سے کہا

لا تثریب علیکم الیوم اذھبوا انتم الطلقاء

ترجمہ: - آج کے دن تم پر کوئی ملامت نہیں جاؤ تم سب آزاد ہو ۔
نبی کریمؐ کا حسن سلوک اور قیام امن کی ایسی مثالوں کے بعد لوگ اسلام میں

جوق در جوق شامل ہوئے۔ اور قرآن کریم میں ارشاد ہوتا ہے۔

ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا ○ فسبح بحمد ربک واستغفرہ

ترجمہ: تم دیکھو گے اللہ کے دین میں لوگ فوج در فوج داخل ہوتے ہیں۔ تو اپنے رب کی تعریف کرو اور بخشش مانگو۔

حضورؐ کی حیات مبارکہ جس میں جنگوں کی تعداد 100 سے زیادہ ہے۔ جس میں کل مقتولین کی تعداد تقریباً 1000 بنتی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضورؐ نے تمام جنگوں کے علاوہ پرامن رہے۔ تشدد، دشمنی اور مخالفت کے باوجود یہود، منافقین مدینہ اور کفار مکہ سے معاہدے کیے اور ہمیشہ ان معاہدوں پر کاربند رہے۔ عورتوں، بچوں اور ضعیفوں کے ساتھ حسن سلوک کرتے جس سے امن کی کوششوں میں فروغ حاصل ملتی۔ آپؐ کے مزاج کی امن پسندی ہی تھی کہ آپؐ نبوت ملنے کے بعد بھی اظہار کرتے تھے کہ معاہدہ حلف الفضول کے تحت مجھے آج بھی کوئی بلائے تو میں حاضر ہوں۔ معاہدہ حلف الفضول کیا تھا؟ وہی معاہدہ جس کی پہلی شق ہی مکہ سے بدامنی دور کرنا تھی۔ خطبہ حجۃ الوداع میں جب تمام امن کے لیے لوگوں کو برائی دشمنیاں ختم کرنے کا کہا تو سب سے پہلے اپنے چچا زاد ربیعہ بن حارث کا خون معاف کیا۔ حضورؐ کی ذات سراپا امن و سلامتی تھی جس کی وجہ سے وہ عرب معاشرہ اس قلیل مدت میں مثالی معاشرہ بن کر ابھرا۔